Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغرب الشمس کے ملکوں کو منور کر کے
اپنے مرکز کی طرف ماہِ تمام آتا ہے

ربوہ کی سرزمین میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا مسعود ورود

جاں نثارانِ ربوہ کی طرف سے اپنے محبوب امام کا شایانِ شان استقبال

اخلاص و عقیدت اور فداکاری کے ایمان افروز نظارے

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کا الہام ایک بار پھر پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا

"نور آتا ہے نور" کی عملی تفسیر کا پُرکیف مشاہدہ

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ ساعتِ سعد اور مبارک و مسعود گھڑی آ پہونچی جس کا اہل وفائے ربوہ گزشتہ چھ ماہ کے طویل عرصہ سے نہایت بےتابی کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ یعنے آج مورخہ ۲۵ ستمبر کو عین اس وقت جبکہ دوشنبہ کی رات شروع ہو چکی تھی سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے سفر یورپ سے واپسی کے بعد کراچی سے سرزمین ربوہ میں ورود فرما کر اپنے مہجور خدام کو شرفِ دید سے سرفراز فرمایا۔ اور اس طرح انہیں مسرت و انبساط سے ہمکنار کر کے تسکین خاطر اور اطمینان قلب کی دولت سے مالامال کر دیا ـــــ ربوہ کے ہر متنفس نے جدائی کا یہ طویل عرصہ ہر آن اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز رہ کر حد درجہ خشوع و خضوع اور تضرع و الحاح سے دعائیں کرنے میں بسر کیا تھا۔ کہ خدائے بزرگ و برتر اپنے خاص فضل کے تحت سیدنا حضرت امیر المومنین کو پوری صحت و عافیت کے ساتھ اس مقدس سرزمین میں دوبارہ واپس لائے کہ جس میں حضور نے غلبۂ اسلام کی بنیادیں از سرِ نو استوار کی ہیں۔ اور اس عہد کی ایک بار پھر پورے جوش اور عزم کے ساتھ تجدید کرائی ہے۔ کہ مسیح محمدی کے پروانے دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ؛

شبانہ روز دعاؤں کی قبولیت

آج کی رات ربوہ کا ہر چھوٹا بڑا کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بوڑھے اور کیا جوان کیا لڑکیاں اور کیا کم سن اور خورد سال بچے سب اپنی شبانہ روز دعاؤں کی قبولیت پر مسرور تھے۔ اور خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کہ ان کا محبوب امام جو انہیں دنیا کی عزیز سے عزیز شے سے بھی عزیز تر ہے اللہ تعالےٰ کے حضور سے صحت و عافیت کی دولت سے مالامال ہو کر پھر ان کے درمیان رونق افروز ہوا ہے۔ ان کے معمورۂ دل میں خوشی ہی خوشی سمائی ہوئی تھی۔ اور وہ مالک حقیقی کی ستائش میں جھوم جھوم کر دعائیں مانگ رہے تھے کہ اے ہمارے خالق و مالک خدا تو اس مقدس و مطہر وجود کی عمر میں جو تیرے ہی فضل اور تیری ہی عنایت سے ہمارے لئے سایۂ رحمت ہے برکت ڈال اور اس سایۂ رحمت کو ہمارے سروں پر دراز سے دراز تر فرما تا غلبہ اسلام کے وہ عظیم الشان وعدے جو تو نے اس مقدس وجود کے ساتھ وابستہ کئے ہیں اور جنہیں ہم اول دن سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اس کی زندگی میں ہی بتمام وکمال پورے ہوں۔ اور ہم تیرے حضور بار بار سجداتِ شکر بجا لائیں۔

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

پھر اہل ربوہ ایک اور وجہ سے بھی خوش تھے۔ اس لئے کہ جس طرح حضور یورپ کے سفرِ اول سے قادیان میں ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو دوشنبہ کے روز واپس تشریف لائے تھے۔ اسی طرح یورپ کے حالیہ سفر کے بعد بھی خاص الٰہی تصرف کے تحت ربوہ میں حضور کی تشریف آوری ۲۵ ستمبر کا دن گزرنے کے بعد عین اس وقت ہوئی کہ جب "مبارک دوشنبہ" کی رات شروع ہو چکی تھی۔ اس طرح "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کا الہام ۳۱ سال کے بعد ایک نئے رنگ میں پھر پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ اور ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کی طرح ۲۶ نومبر ۱۹۵۵ء کا دن بھی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک مقدس یادگار کی صورت اختیار کر گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

اہل ربوہ اس طور پر خوشی مناتے میں حق بجانب تھے اس لئے کہ انہیں الہام الٰہی کے ذریعے آج سے ۴۸ سال قبل خوش ہونے کا ارشاد ہوا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر پہلے ہی اس بشارت کا اعلان فرما دیا تھا کہ:

"اے وے لوگو جنہوں نے
ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت
پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو
کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"

اہل ربوہ یہ دیکھ کر فرطِ مسرت میں اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لا رہے تھے کہ بیماری کی ظلمت کے بعد حضور صحت و عافیت کی روشنی بکھیرتے ہوئے اپنے خدام میں پھر جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ حضور کی تشریف آوری کے ساتھ فدائی نثاروں کے اجتماع نے ان کی خوشی کو کئی گنا زیادہ کر دیا تھا ؛

آمد آمد کی خبر اور اس کا ردِّ عمل

اہل ربوہ اس دن سے ہی کہ جب حضور ایدہ اللہ نے ۵ ستمبر کو دوشنبہ کے روز کراچی میں ورود فرمایا تھا۔ حضور کی آمد کا بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ وہ حضور کو خوش آمدید کہنے کے شوق میں دیدہ و دل فرشِ راہ کئے استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے ۲۵ ستمبر کو پانچ بجے سہ پہر یہ اطلاع ملنے پر کہ حضور جناب بخیریت کے ذریعہ رات کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ اہل ربوہ ریلوے اسٹیشن سے لے کر قصرِ خلافت تک اکے راستے پر جو خوش آمدید کی سجی ہوئی محرابوں اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا جمع ہونے شروع ہو گئے۔

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ ۹ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۷ تبوک ۱۳۳۴ھش ۲۷ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۲۴

... احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے صرف سفر کی کچھ تکان ہے"

(ربوہ ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔
"طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے صرف سفر کی کچھ تکان ہے"۔
احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

علمِ دین کا تُو نے اونچا کیا ہے
تو ہی سیلِ باطل سے زور آزما ہے۔
محمدؐ کا عاشق مسیحا کا وارث
تو ہی "کشتیٔ نوحؑ" کا ناخدا ہے۔

تنویر
حلقہ جماعت

ہر چند کہ وہ اس خبر کو سننے کے ہر آن منتظر تھے۔ تاہم حضور کی تشریف آوری کی خبر انہیں اچانک ملی۔ سوا پانچ بجے سہ پہر کے قریب کہ جب احباب عصر کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے ہی تھے۔ مسجد مبارک کے لاؤڈ سپیکر سے استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر نے یہ اعلان کیا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج شام چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب استقبال کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مقررہ راستے پر اپنے اپنے حلقوں میں پہنچ جائیں۔ اس اعلان کا ہونا تھا۔ کہ سارے ربوہ میں خوشی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ لوگ اپنے گھروں سے نکل آئے۔ اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے دیکھتے ہی دیکھتے اس راستے پر آ جمع ہوئے۔ جو استقبال کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ محلہ وار نظام کے تحت اپنے اپنے صدر صاحبان کی قیادت میں سر و قد ایستادہ اس معین لمحے کے منتظر تھے۔ کہ جب حضور ربوہ کی سرزمین میں ورود فرمانے کے بعد ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے قصرِ خلافت کی طرف روانہ ہوں۔ اور وہ خود شرفِ دید سے سرفراز ہو کر صمیم قلب سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ راستوں کی سجاوٹ۔ مشتاقانِ دید کا اجتماع۔ ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ میں چہروں پر ایک کیف آور اضطراب نیز در و دیوار کے چپے چپے پر چراغاں کا دلکش منظر ربوہ اور اس کے ماحول کو محوِ حیرت کئے دے رہا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اس ماحول کا ذرہ ذرہ پوچھ رہا ہے۔

کیا ہے وعدۂ دیدار کس نے
کہ ہے مشتاق اک عالم الٰہی

اسٹیشن پر استقبال کا روح پرور منظر

ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر جو بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی اور حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد۔ ربوہ میں مقیم صحابہ کرام ناظر اور وکلاء صاحبان اور استقبالیہ کمیٹی کے جملہ ارکان حضور کے خیر مقدم کی سعادت حاصل کرنے کے لئے پہلے ہی سے موجود تھے۔ یہ سب حضرات حضور کی بخیر و عافیت واپسی۔ صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے زیر لب دعائیں کرنے میں مصروف تھے کہ سات بجے شب کے قریب یکایک دور سے فضا میں گاڑی کی روشنی نمودار ہوئی۔ روشنی کا نمودار ہونا تھا۔ کہ تمام احباب کے چہرے جو پورے نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے تھے خوشی اور مسرت سے کھل گئے۔ ہر چند کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوا چاہتی تھیں۔ پھر بھی جذبہ شوق کے ہجوم سے سب میں ایک پر کیف اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ آن کی آن میں گاڑی پلیٹ فارم پر آ لگی۔ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب اور استقبالیہ کمیٹی کے ارکان حضور کے استقبال کے لئے آگے بڑھے۔ اور ان کے پیچھے پیچھے سب کے دل قدم اٹھاتے ہوئے اس ڈبے تک جا پہنچے۔ جس میں حضور سوار تھے۔ تمام فضاء اللہ اکبر اور امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ادھر مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ایک گروپ نے جو پندرہ اطفال پر مشتمل تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر ایک سماں باندھ دیا۔

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

چونکہ ابھی ربوہ کے اسٹیشن پر کرسی دار پختہ پلیٹ فارم نہیں بنا ہے۔ اس لئے ڈبے کے ساتھ لکڑی کا ایک زینہ لگا دیا گیا؛ تاکہ حضور بسہولت نیچے اتر سکیں۔ حضور نے دروازہ کھولتے ہی اس زینے کو ہٹانے کا حکم دیا۔ اور زینہ ہٹنے کے بعد حضور گاڑی کے پائیدانوں پر قدم رکھتے ہوئے نیچے اترے جونہی حضور نے ربوہ کی سرزمین پر قدم رکھا۔ مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اور غرباء میں نقدی تقسیم کی گئی۔ سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی نے حضور کا خیر مقدم کرتے ہوئے آگے بڑھ کر حضور پُر نور سے مصافحہ کیا۔ بعدہٗ استقبالیہ کمیٹی کے صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب اور کمیٹی کے دیگر ارکان مصافحے سے مشرف یاب ہوئے۔ پھر حضور حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب اور دیگر احباب کے ہمراہ اس جگہ تشریف لائے۔ جہاں صحابہ کرام اور ناظر و وکلاء صاحبان حضور کے استقبال کے لئے صف بستہ ایستادہ تھے۔ حضور کے ساتھ مصافحہ کا شرف حاصل کرتے ہوئے ضعیف العمر صحابہ کی حالت غیر ہوئی جاتی تھی۔ جوشِ مسرت سے ان پر رقت کا عالم طاری تھا۔ ان میں سے بعض بے اختیار ہو کر ہاتھ پھیلاتے ہوئے حضور کی طرف دوڑ پڑے۔ مسیح پاکؑ کے ان حواریوں کا اپنے امام کی طرف بے تابانہ بڑھنا جو حسن و احسان میں خود مسیح پاک کا نظیر ہے۔ ایک عجیب روح پرور منظر کا حامل تھا۔ کہ جس کی یاد کبھی نہیں بھول سکتی۔ حضور نے صحابہ کرام کو شرفِ دید اور شرفِ مصافحہ سے نوازتے ہوئے ان سے ان کا احوال پوچھا۔ اور بالخصوص حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے جو کافی کمزور ہو رہے ہیں۔ ان کی صحت کے متعلق تفصیلی رنگ میں دریافت فرمایا۔ بعدہٗ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان کا تعارف کرایا۔ اور حضور ان سب کو شرفِ مصافحہ سے نوازنے کے بعد قصرِ خلافت کی طرف روانہ ہونے کے لئے موٹر کار میں سوار ہوئے۔

اسٹیشن سے روانگی اور قافلے کی ترتیب

حضور جونہی موٹر کار میں تشریف فرما ہوئے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں الفضل کا خیر مقدم نمبر پیش کیا۔ جو مغربی اقوام کو برکت بخشنے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی مرکز سلسلہ میں باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی کے موقع پر مکرم شمس صاحب کی زیرِ نگرانی ادارۂ الفضل نے شائع کیا ہے۔

اس کے بعد حضور دیگر اہلِ قافلہ کے ہمراہ موٹر کاروں میں قصرِ خلافت کی طرف روانہ ہوئے۔ سب سے اگلی کار میں عقبی سیٹ پر حضور تشریف فرما تھے۔ اور حضور کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کی اگلی سیٹ پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب اور صاحبزادہ مرزا منور احمدؐ صاحب تھے۔ اس کے پیچھے بعض خدام اور عملے کے دیگر افراد کی کار تھی۔ تیسری کار میں حضور ایدہ اللہ کے قدیم طبی خادم محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب (جنہیں حالیہ سفر یورپ میں بھی حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا) کے علاوہ جائنٹ ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمدؐ صاحب اختر۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ اور مکرم چوہدری ظہور احمدؐ صاحب آڈیٹر سوار تھے۔ اس سے پچھلی کار میں سیدہ حضرت ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین اور صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم تھیں۔ اس کار کے پیچھے سیدہ ام متین صاحبہ سیدہ مہر آپا صاحبہ اور صاحبزادی امۃ المتین بیگم کی کار تھی۔ اس سے پچھلی کار میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؐ صاحب آپ کی بیگم صاحبہ اور بچے تھے۔ اپنی کار کو صاحبزادہ صاحب موصوف خود ڈرائیو کر رہے تھے۔ آخری کار میں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ صاحب کی بیگم صاحبہ اور بچے تھے۔

راستے کی قابلِ دید سجاوٹ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کار دیگر کاروں کے ہمراہ خراماں خراماں قصرِ خلافت کی جانب روانہ ہوئی۔ سب سے پہلے کار اسٹیشن کے عقب میں استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے تعمیر کردہ گیٹ میں سے گذری جس پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا طغریٰ آویزاں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات لکھے ہوئے تھے۔ یہاں بھی چند اطفال مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار نہایت خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ (باقی صفحہ پر)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کے ذریعہ اسلام کے اثر و نفوذ میں نمایاں ترقی

مسلمان طلباء کی سالانہ کانفرنس میں شرکت ۔ نئے گورنر جنرل سے ملاقات ۔ ایک نئے سکول کا اجراء

براڈکاسٹنگ کمیٹی میں شمولیت ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے مقامی جماعت کے نمائندے کی روانگی لنڈن

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں سیکنڈری سکولوں کے مسلمان طلباء کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کا موقعہ ملا۔ اس کانفرنس کی صدارت لیگس کے مقامی حاکم جسے یہاں پر اوبا Oba کے نام سے پکارا جاتا ہے نے کی۔ کچھ عرصہ سے سیکنڈری سکولوں کے مسلمان طلباء نے یہاں پر ایک سوسائٹی قائم کی ہوئی ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبران ہمیں گاہے بگاہے اپنی میٹنگوں میں بلاتے رہے ہیں۔ طلباء کا یہ شوق دیکھتے ہوئے کہ وہ فی الحقیقت اسلامی تعلیم سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ ہم بعض دفعہ ان کی مختلف کارروائیوں کی رپورٹ ٹروتھ میں بھی شائع کرتے رہے ہیں۔ ان کی سالانہ کانفرنس کا پروگرام بھی ہم نے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مفت چھاپ کر دیا تھا۔

کانفرنس کا افتتاح مکرم نسیم سیفی صاحب کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے مختصر سی تقریر میں فلسفۂ دعا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی بعض آیات پڑھ کر دعا فرمائی مقررین میں اکثریت وکلاء اور بیرسٹروں کی تھی۔ اوبا نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا۔ اور طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگ بہت ہی خوش نصیب ہو کہ تمہارے والدین مسلمان ہیں۔ اور وہ تمہیں اسلامی ماحول میں تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن دنوں ہم تمہاری عمر کے تھے۔ ہمارے ہاں عیسائیت کا اس قدر زور تھا۔ کہ ہمارے لئے مسلمان کہلانا بھی مشکل تھا۔ یہ ۱۹۱۵ء کا ذکر ہے۔ کہ جب ہم نے قادیان میں جماعت احمدیہ کو لکھا اور انہوں نے وہاں سے ۱۹۲۲ء میں ایک مشنری بھیجا۔ اور ہم اس قابل ہوئے کہ نائیجیریا میں سب سے پہلا مسلمان سکول جاری کر سکیں۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ آج ہمیں بہت سی مسلمان سوسائٹیاں نظر آ رہی ہیں کہ جو تعلیمی لحاظ سے ملک کی بہت خدمت بجا لا رہی ہیں۔ لیکن اگر دیانتداری سے دیکھا جائے تو کسی شخص کو بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس ملک میں مسلمان قوم کی ترقی کا آغاز احمدیت کے داخل ہونے سے ہوا۔

ایک تقریب پر لیگوس کے مقامی حاکم کی تقریر

ماہ جون میں نائیجیریا کے نئے گورنر جنرل سر جیمز رابرٹسن لنڈن سے لیگس پہنچے۔ ان کی آمد پر گورنمنٹ کی طرف سے مختلف انتظامات کئے گئے تھے۔ پہلے روز تو انہوں نے حلف وفاداری اٹھایا۔ اور ایک مختصر سی تقریر کی۔ لیکن کچھ روز بعد محکمہ تعلقات کی طرف سے ان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا۔ اس کانفرنس میں لیگس کے تمام صحافیوں نے شرکت کی۔ جن میں نمائندگان ٹروتھ بھی شامل تھے۔ یہ کانفرنس گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی۔ گورنر جنرل کی آمد پر سب سے پہلے تمام صحافیوں کا ان سے تعارف کرایا گیا۔ جب وہ ایڈیٹر ٹروتھ سے ملے۔ اور انہیں کہا گیا۔ کہ یہ ایک مسلمان اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ تو گورنر جنرل نے پوچھا کہ آپ لوگ عربی میں اخبار شائع کرتے ہیں یا انگریزی میں تو جواب ملا انگریزی میں۔ چونکہ گورنر جنرل سوڈان میں رہ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے عربی کے بعض فقرات بھی بولے۔

برٹش کونسل کے زیر اہتمام کتب کی نمائش

گزشتہ دو سال کی تازہ ترین شائع شدہ کتب کی نمائش برٹش کونسل کے زیر اہتمام لیگس میں ہوئی۔ کتب کی کل تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ ان کتب میں افریقہ سے متعلقہ کتب بھی شامل تھیں۔ افریقہ کے متعلق شائع شدہ ایک کتاب جس کا نام "اسلامک لاء ان ویسٹ افریقہ" Islamic Law in West Africa میں احمدیت کا ذکر بالتفصیل کیا گیا ہے۔ سلسلہ کے بانی اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ میں احمدیہ مساعی کا بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ احمدی لوگ دیگر مسلمانوں کی طرح اپنے جھگڑے کورٹ میں نہیں لے جاتے۔ بلکہ انہیں جماعت کے اندر ہی ختم کر دیتے ہیں۔ احمدی مبلغین تقریباً تمام علاقوں میں بہت ہی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اور ملک کی تعلیمی حالت کو ترقی دینے میں دن رات کوشاں ہیں۔

یاد رہے کہ یہ کتاب گورنمنٹ کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اور اس میں بیان شدہ تمام امور بہت ہی مستند ہیں۔ یہ نمائش صرف ان کتب پر مشتمل تھی۔ جو گورنمنٹ برطانیہ نے گزشتہ دو سال میں شائع کی ہیں۔

ایک نئے سکول کا اجراء

۱۹۵۶ء سے لیگس میں بھی فری پرائمری ایجوکیشن سکیم شروع کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں گورنمنٹ ان دنوں لیگس میں مزید سکول کھول رہی ہے۔ اور پرانے سکولوں کو وسیع کر رہی ہے۔

نئے سکول کھولنے کے لئے صرف ایسی ایجنسیوں سے پیشکش کی جاتی ہے۔ کہ جن کا سابقہ ریکارڈ بہت اچھا ہو۔ ہمارا سکول بھی بفضل خدا اس حق میں آتا ہے اور ہمیں بھی موجودہ سکول کی توسیع اور ایک نئے سکول کے اجراء کے لئے گورنمنٹ نے گرانٹ دینے کا وعدہ کیا۔

احباب کے لئے یہ امر تعجب کا موجب ہوگا کہ لیگس میں ان دنوں اکثر سکول ایسے ہیں کہ جہاں پر دن میں دو دفعہ طلباء پڑھائی کے لئے آتے ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے بعض کلاسیں صبح سات بجے سے لے کر ساڑھے بارہ بجے تک لگتی ہیں۔ اور بعض کلاسیں ساڑھے بارہ بجے سے شام کے چھ بجے تک۔ وہ طلباء جو صبح ساڑھے سات بجے سکول جاتے ہیں۔ ان کو ساڑھے بارہ بجے کے بعد رخصت ہو جاتی ہے۔ اور جو طلباء ساڑھے بارہ بجے سکول جاتے ہیں۔ وہ دن کا پہلا حصہ چھٹی کرتے ہیں۔ ہمارے سکولوں کی کل تعداد اب دس تک پہنچ گئی ہے الحمد للہ

مسجد میں ہفتہ وار لیکچر

احباب جماعت کی دینی تربیت کے لئے اتوار کے روز مسجد میں تقاریر کا انتظام کیا گیا ہے ہر اتوار کو مختلف دوست مختلف موضوعات پر تقریریں کرتے ہیں اور تقریروں کے اختتام پر سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو لیکچر ہوئے۔ ایک لیکچر جماعت کے سیکرٹری تعلیم و تربیت مسٹر I.D. Dhokodana نے "احمدیت کا آغاز نائیجیریا میں" اور دوسرا لیکچر مسٹر حمزہ Okunnun نے "حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کے حالات زندگی" پر دیا۔ مسٹر حمزہ نے ایک لمبے عرصہ تک مولانا علی مرحوم کے ساتھ گولڈ کوسٹ میں کام کیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے کالجیٹ طلباء کی درخواست پر "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نوجوانوں کے متعلق" کے موضوع پر طلباء کی اس ایسوسی ایشن میں لیکچر دیا۔ خاکسار نے بتایا کہ جہاں تک آنحضرت صلعم کی تعلیمات کا تعلق ہے۔ ان میں کسی خاص طبقہ کو مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ یہ ہر اس شخص کے لئے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے خواہ وہ بچہ ہے بوڑھا ہے۔ یا نوجوان۔ لیکن چونکہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اور قومی ترقی کافی حد تک نوجوانوں پر منحصر ہوتی ہے اس لئے آنحضرتؐ کی تمام تعلیمات میں نوجوان طبقہ اوّلین مخاطب ہے اور اگر نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے سے قاصر رہیں تو یقیناً وہ قوم کی ترقی میں ایک بہت بڑی روک ہیں۔

تقریر کے دوران میں خاکسار نے بتایا کہ اس وقت نائیجیریا میں مسلمانوں کو ایک لاعلم اور غیر مہذب قوم سمجھا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مسلمان علماء نے اوّل تو خود اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور پھر اسلام کو دنیا کے سامنے اس صورت میں پیش کیا ہے کہ لوگوں نے اسلام میں دلچسپی لینے کی بجائے اس کی تعلیمات سے نفرت کرنا شروع کر دی ہے۔ طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے میں نے بتایا کہ اب یہ نوجوان اور تعلیم یافتہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام پر خود عمل کریں اور پھر اسلام کو اس کی اصلی اور صحیح شکل میں دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا اسلام کی خوبیوں اور اس کی سچائی سے آگاہ ہو سکے۔

لیکچر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اختتام پر بعض طلباء نے سوالات

ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے

"ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ وہ جب بھی کوئی کام کریں انہیں چاہیئے کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں اور کوئی بات بھی ایسی نہ رہے کہ جس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی ہو۔ یہی نقص ہے جس کی وجہ سے میں نے دیکھا۔ کہ دنیوی معاملات میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں حقیقی ذہین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو"

([illegible] فرمودہ حضرت مصلح موعود الفضل [illegible])

بھی دریافت کئے اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ان میں سے بعض طلباء مشن ہاؤس بھی آئے۔ انہیں سلسلہ کے متعلق عام معلومات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بھی برائے مطالعہ دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت لیگس کے ایک مسلمان ہیرسٹر نے کی

کینیڈا کے طلباء کی مشن ہاؤس میں آمد

کینیڈا کی مختلف یونیورسٹیوں سے پانچ طلباء گورنمنٹ کے خرچ پر ویسٹ افریقہ کا دورہ کر رہے تھے۔ ایک پریس پارٹی کے موقعہ پر ان طلباء سے ہماری ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے احمدیت کے متعلق مختلف سوالات پوچھے۔ جماعت کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچانے اور سلسلہ کے لٹریچر سے آگاہ کرنے کے لئے انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ ان کی مشن ہاؤس میں آمد پر انہیں اخبار Truth دکھایا گیا۔ سلسلہ کے تمام لٹریچر کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے پانچ نسخے بھی دئے گئے

جماعت کے ایک دوست کی لندن کو روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے دوران میں۔ جماعت نائیجیریا نے فیصلہ کیا کہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت کے لئے کسی دوست کو لندن بھیجا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے جماعت کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر A.G. Kukku کا نام منتخب کیا گیا۔

مسٹر کوکو دو اگست کو لندن روانہ ہوئے ان کے ذریعہ جماعت نے حضور کے لئے دو عدد Cassion اور ایک سوٹی بطور نذرانہ بھیجی یہ Cassion اور سوٹی نائیجیریا کے تیار شدہ تھے اس کے ساتھ ہی ایک خط کے ذریعہ حضور سے استدعا کی گئی کہ اگر حضور از راہ کرم اپنی سوٹی بطور تبرک جماعت نائیجیریا کو عنایت فرمائیں۔ تو حضور کی بہت ذرہ نوازی ہوگی جب ۷ اگست کو مسٹر کوکو لندن پہنچے اور حضور سے ملاقات کی اور ساتھ ہی جماعت کا خط بھی پیش کیا تو حضور نے اسی وقت اپنی سوٹی مسٹر کوکو کو مرحمت فرمائی۔ نائیجیریا جماعت حضور کے اس احسان کی بہت ہی شکر گذار ہے۔ مسٹر کوکو ستمبر میں واپس آ رہے ہیں۔ ساری جماعت چشم براہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے اس تبرک کو جلد از جلد دیکھنے کی سعادت حاصل کرے۔ حضور کی یہ شفقت ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان

کا باعث ہے

احمدیہ مشنریز انٹرنیشنل کانفرنس

یورپ امریکہ اور ویسٹ افریقہ کے مبلغین کی کانفرنس جو ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی کو لندن میں ہوئی میں شرکت کے لئے مکرم نسیم سیفی صاحب ۱۹ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوئے۔ آپ نے کانفرنس میں شمولیت کے علاوہ لندن کی بعض نیوز ایجنسیوں و اخبارات کے دفاتر اور بعض دیگر فرموں کے مالکان سے بھی ملاقات کی۔ آپ ۹ اگست کو واپس لیگس تشریف لائے۔

آپ کی آمد پر فضل عمر احمدیہ سکول لیگس کے سکاؤٹ طلباء نے ایک کیمپ فائر منایا جس میں کمشنر آف سکاؤٹس۔ سکرٹری سکاؤٹس یونین کے علاوہ لیگس کی اہم اور بڑی بڑی شخصیتوں نے شرکت کی۔ اگرچہ اس وقت تک ہمارے سکول کے سکاؤٹس گورنمنٹ کی طرف سے Approve نہ ہوئے تھے۔ لیکن اس موقعہ پر طلباء نے ایسا اچھا پارٹ ادا کیا کہ کیمپ فائر کے موقعہ پر ہی گورنمنٹ کے آفیسر نے ہمارے سکاؤٹس کو Approve کر دیا۔ یہ کیمپ مکرمی نسیم سیفی صاحب کی بخیریت واپسی اور رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے عہدہ پر فائز ہونے کے اعزاز میں منایا گیا تھا۔

براڈ کاسٹنگ کمیٹی

کچھ عرصہ سے براڈ کاسٹنگ سروس مسلمانوں کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ چنانچہ اس سال عید کے موقعہ پر عید کا خطبہ اور تکبیرات وغیرہ ریڈیو پر نشر کئے گئے تھے۔ اب براڈ کاسٹنگ سروس کا ارادہ ہے کہ جمعہ کے خطبات بھی ریڈیو پر نشر کئے جائیں اس میٹنگ پر فیصلہ ہوا۔ کہ چونکہ مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں اسلئے صرف ایک مسجد سے خطبہ جمعہ نشر کرنے کی بجائے تمام فرقوں کو باری باری موقعہ دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد امید ہے اب ہماری جماعت کے خطبات بھی ریڈیو پر نشر کئے جایا کریں گے۔ چونکہ یہاں پر مسلمان بالعموم خطبہ عربی زبان میں پڑھتے ہیں۔ جس کا سمجھنا بہت سے لوگوں کے لئے مشکل امر ہے۔ اسلئے امید ہے ہمارے خطبات انشاء اللہ العزیز پبلک کے لئے بہت ہی مفید رہیں گے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور

تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سالانہ اجتماع اور ہماری ذمہ داریاں

چندہ سالانہ اجتماع سالانہ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور ان کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ وصولی کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا ضروری ہے ورنہ انتظامات کی تیاری پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے ہر خادم کم از کم ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع ادا کرے گا لیکن ۷۵ روپے سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام کی شرح چندہ حسب ذیل ہوگی:- ۷۶ سے ۱۵۰ روپے ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ڈیڑھ روپیہ

۱۵۰ " ۲۰۰ " " " " " دو روپے

۲۰۰ سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ہر سو یا ہر سو کی کسر پر ایک روپیہ اور۔ نوٹ:- صدر کو اختیار ہوگا کہ قائد کی سفارش پر غیر مستطیع خدام کو یہ چندہ معاف یا کم کر دیں

علمی مقابلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:- (۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) عام دینی معلومات (۶) تقریری مقابلہ (۷) مضمون نویسی کا مقابلہ۔ ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے تین معیار ہوں گے (۱) بی اے (۲) مولوی فاضل (۳) متوسط

تقریری مقابلوں کے عنوان

۱- خدمت خلق	۴- مصلح موعود
۲- برکات خلافت	۵- خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
۳- رحمۃ للعالمین	۶- اچھا شہری

تحریری مقابلوں کے عنوان

۱- اسلامی معاشرہ	۴- حقیقی اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے
۲- پردہ	۵- انیسویں صدی میں مسلمانوں کی سیاست کے زوال کے اسباب
۳- خدام الاحمدیہ کی بہبودی کی تجاویز	۶- موجودہ حالات میں تبلیغ کے مؤثر ذرائع

جملہ خدام ان کی تیاری کریں۔ اجتماع سے قبل اپنے ضلع کی مجالس کے درمیان تقریری اور تحریری مضامین کے مقابلے کر لیں۔ ہر ضلع میں سے صرف ایک خادم لیا جائے گا۔ ان مقابلوں شمولیت کے لئے ۱۵ اکتوبر ۵۵ء تک نام مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو نہیں لیا جائے گا

ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع ۵۵ء کے موقع پر مندرجہ ذیل اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلے ہوں گے۔

(۱) اجتماعی مقابلے:- کبڈی فٹ بال- والی بال- میرو ڈبہ

(۲) انفرادی مقابلے:- دوڑیں ۱۰۰ گز- ۲۲۰ گز- ۴۴۰ گز- کراس کنٹری- لمبی اور اونچی چھلانگ- گولہ پھینکنا- کلائی پکڑنا- مشاہدہ و معائنہ؛ (۳) ذہانت کا پرچہ

قواعد حسب ذیل ہوں گے

(۱) کھیلوں میں صرف وہ خدام حصہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(۲) جس مجلس کی ٹیم مقابلہ میں حصہ لے رہی ہو۔ اس مجلس کا کوئی کھلاڑی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔

(۳) جن مجالس سے کوئی ٹیم مقابلہ جات میں حصہ نہ لے رہی ہو ان کے کھلاڑی منتظم صاحب ورزشی مقابلوں کی تحریری اجازت سے دوسری مجالس کی ٹیموں میں شامل ہو کر کھیلنے کے مجاز ہوں گے۔ سوائے قادیان کے کھلاڑیوں کے جن کو ربوہ کی ٹیموں میں شامل ہونا ہوگا۔ مگر اس کا فیصلہ قائدین متعلقہ کو اجتماع سے قبل کرنا ہوگا۔ جس کی اطلاع مرکزی دفتر میں آنی ضروری ہے

(۴) سوائے ربوہ کی مجلس کے کسی مجلس کو کسی ایک مقابلہ میں ایک سے زیادہ ٹیمیں بھیجنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مجلس ربوہ فٹ بال۔ والی بال اور میرو ڈبہ میں دو دو ٹیمیں بھجوا سکے گی۔

(۵) Drawn میچوں کی صورت میں فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔

ان مقابلوں (انفرادی اور اجتماعی) میں شامل ہونے والے خدام کے نام ۲۰ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو سوائے نائب صدر صاحب کی خاص اجازت کے کسی مقابلے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حیاتِ نور کا ایک ورق

از مکرم میاں عبد الوہاب صاحب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور

میاں عبد الغفار صاحب جراح نے بیان کیا۔
میرے والد حاجی غلام رسول صاحب حجام قلعہ بھنگیاں کوچہ کلکتیاں اندرون لاہوری گیٹ امرت سر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۲ء کے قریب بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمات کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے جاتے تھے۔ تو آپ کھانا پکاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ مگر آپ علیہ السلام چٹائی پر بیٹھ گئے۔ جب قناتیں لگائی جاتیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ساتھ لگواتے۔ حضور کو کافی پسینہ آگیا۔ حاجی غلام رسول نے کہا۔ حضور پسینہ پوچھ کر یہ کرتہ مجھے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی یہ بات مان لی۔ اور پسینہ پوچھ کر کرتہ دے دیا۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا کرتہ اور پگڑی بھی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ میاں غلام رسول۔ مقدمات میں اکثر آنا ہوتا ہے۔ اگر آپ کھانا پکانے کی ذمہ داری لیں۔ تو میں اہل و عیال کو بھی لے آیا کروں۔ کیا تم برداشت کر سکتے ہو۔ میاں غلام رسول نے جواب دیا۔ میرے جان و دل آپ پر فدا ہوں۔ میں کیوں نہ برداشت کروں گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ وہ کھانا دکھاؤ جو وکیلوں کے لئے پکایا ہے۔ حاجی صاحب نے تھوڑا سا ڈھکنا کھول کر دکھایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ پورا ڈھکنا کھول دو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وکلاء کے لئے جو کھانا پکاؤ۔ اس میں گھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ پھر زیادہ گھی ڈلوایا۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے پھولوں کے ہار لاتے۔ جب حضور ان کو اتارتے۔ تو حاجی صاحب ان کو رکھ لیتے۔ حضور کے کپڑے اور یہ ہار میاں عبد الغفار رکھتے ہیں۔ کہ اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں میاں عبد الغفار صاحب کا جوان بیٹا آپ کے سامنے قتل ہو گیا۔ مگر آپ ان تبرکات کو بچا کر لے آئے۔ آپ کے پاس سنہ ۱۹۰۲ء کی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک تصویر بھی ہے۔ حضور کی گود میں حضور کا ایک بچہ بھی بیٹھا ہے۔ حضور ننگے پاؤں ہیں۔ اور کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ گود میں مولوی عبد الحی صاحب (مرحوم) بیٹھے ہیں۔ میاں غلام رسول صاحب نے اپنے والد سے یہ تصویر لے لی۔

اس عاجز نے اس تصویر کا بلاک بنوا کر اس کو آرٹ پیپر پر شائع کیا تھا۔ آپ کے پاس حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر خطوط بھی تھے۔ حاجی غلام رسول صاحب نے اپنے لڑکے عبد الغفار کو پڑھنے کے لئے سنہ ۱۹۰۲ء میں قادیان بھیجا۔ میاں عبد الغفار کہتے ہیں۔ اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ اس وقت حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو ابھی روٹی پکانی نہ آتی تھی۔ اس لئے میں کبھی لنگر سے کھانا کھاتا۔ کبھی حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو کہتا۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ آپ فرماتیں: گھی رکھا ہے۔ انڈا پکا لو۔ اس وقت ایک پیسہ میں انڈا ملتا تھا۔ میں خوب گھی ڈال کر انڈا پکا لیتا۔ میاں عبد الغفار کہتے ہیں۔ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ ان پاک انسانوں میں مجھے تربیت پانے کا موقع ملا۔ اس نیکی کی بدولت آج بھی شادمانی کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ میری اولاد بھی نیک ہے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ درس دے رہے تھے۔ مولوی عبد الحی صاحب نے جا کر آپ کو پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹا ہم درس دینے لگے ہیں۔ مولوی عبد الحی صاحب نے کہا۔ ابا مجھے جوتی لے دیں۔ حضور نے مولوی غلام محمد صاحب کو کہا۔ ان کو جوتی لے دیں۔ مولوی عبد الحی صاحب نے کہا۔ عبد الغفار کو بھی۔ آپ نے فرمایا۔ عبد الغفار کو بھی جوتی لے دیں۔ میاں عبد الغفار کہتے ہیں۔ میرے پاس آگے ہی جوتی موجود تھی۔ مگر مولوی عبد الحی صاحب کے اصرار کی وجہ سے میں نے اسی وقت تو جوتی لے لی۔ مگر بعد میں دکاندار کو واپس کر دی۔

میاں عبد الغفار کہتے ہیں۔ کہ مولوی غلام محمد صاحب امرتسری مرحوم حضور کے پرائیویٹ سکرٹری کے فرائض سر انجام دیتے تھے۔ بہت فرشتہ خصلت انسان تھے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے داخل کرنے کے لئے بورڈنگ ہاؤس بھیجا۔ اس زمانے میں بورڈنگ ہاؤس مدرسہ احمدیہ والی جگہ ہوتا تھا۔ مولوی غلام محمد صاحب مجھے ڈاکٹر عبد اللہ کے پاس لے گئے۔ جو اس زمانہ میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ مولوی غلام محمد صاحب مجھے بورڈنگ میں بٹھا کر چلے گئے۔ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب آئے۔ انہوں نے پوچھا کس طرح آئے ہو۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب نے (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ آپ اس زمانہ میں خلیفہ نہ تھے) بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا۔ فیس لے کر آؤ۔ میں آیا۔ اس وقت حضور مطب میں تشریف نہ رکھتے تھے۔ حضور کا قاعدہ تھا۔ کہ مطب میں آکر پہلے سر جھکا کر ہاتھ ماتھے پر رکھ کر دعا کرتے تھے۔ پھر مریض دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیتے تھے۔ جو زیادہ بیمار ہوتے ان کو حکم دیتے تھے۔ کہ کل قارورہ لے کر آؤ۔ بعض مریضوں کو دیکھ کر طالب علموں سے پوچھتے اس کو کیا مرض ہے۔

مجھے بورڈنگ ہاؤس میں داخل نہ ہونے کا بہت غصہ تھا۔ جس طرح بچے باپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ میں نے پیچھے سے آکر حضور کے کندھے پکڑ لئے۔ آپ نے محبت سے پوچھا۔ بیٹے کیا بات ہے۔ میں نے رو کر کہا۔ حضور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب نے مجھے داخل نہیں کیا۔ اور کہا۔ کہ پہلے فیس لاؤ۔ حضور نے فرمایا۔ یہ ہمارے دوست کا لڑکا ہے۔ بچوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ فیس ہم سے منگوا لیتے۔ پھر مولوی غلام محمد صاحب سے کہا۔ کہ آئندہ ہم بھی فیس لیا کریں گے۔ بورڈنگ کے لڑکوں پر۔ انجمن کے ملازمین پر۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب سب پر آمد کے لحاظ سے فیس لگ گئی۔ صرف چند لوگ مستثنیٰ کئے گئے۔ جن میں مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے۔ غرض مریضوں کی کثرت ہو گئی۔ دن بھر میں بہت سے روپے اکٹھے ہو گئے۔ مجھے فرمایا۔ یہ روپے اٹھا لو۔ وہ اچھی خاصی بوجھل تھیلی بن گئی تھی۔ فرمایا۔ یہ تمہاری فیس ہے۔

ایک دفعہ حضور مطب سے گھر جا رہے تھے۔ کتابیں ہاتھ میں تھیں۔ میں راستہ میں شیخ غلام احمد صاحب نومسلم کی دوکان پر دودھ پی رہا تھا۔ حضور نے مجھے دیکھا۔ اور میں نے حضور کو۔ گھر جا کر آپ نے مولوی غلام محمد صاحب کو کہا۔ عبد الغفار دوکان پر بیٹھ کر دودھ پی رہا ہے۔ جب وہ دودھ پی لے۔ اس کو کان سے پکڑ کر میرے پاس لے آنا۔ مولوی غلام محمد صاحب میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ جب میں دودھ پی چکا۔ تو آپ نے میرے کان پکڑ لئے اور کہا چلو۔ مولوی صاحب بلاتے ہیں۔ میں اس حال میں حضور کے گھر پہنچا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے یہ پیسے کہاں سے لئے۔ میں نے کہا۔ چار آنے میرے والد نے ڈاکٹر عبید اللہ صاحب کے ہاتھ بھیجے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اور بھی پیسے تمہارے پاس ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے سب پیسے مجھ سے لے لئے۔ اور فرمایا۔ طالب علموں کو اپنے پاس پیسے نہیں رکھنے چاہئیں۔ پھر مجھ سے پوچھا۔ ہمارے گھر میں کتنا دودھ آتا ہے۔ میں نے کہا۔ کافی مقدار میں آتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم بازار بیٹھ کر دودھ نہ پیا کرو۔ آئندہ ہمارے گھر سے دودھ پیا کرو۔ اور میرے والد کو لکھ دیا۔ آئندہ غلام رسول کو کوئی خرچ نہ بھیجا کرو۔

دے اسے تو عمر و دولت دور کر دے ہر بلا

افقِ مغرب سے نکل کر سوئے مشرق چل پڑا — نیرّ اسلام جس کا نور ہے نورِ خدا
مرحبا۔ اے اہلِ یورپ تم نے وہ دیکھا ہی نور — جس کی اک سیمیں جھلک پر ایک عالم مر مٹا
ہو مبارک آج تم کو اے عزیزانِ وطن — تم میں وہ دلبر وہ پھر فضلِ عمر ہے آرہا
مصلح موعود ہے۔ اللہ کا محبوب ہے — ہے بشیر الدین وہ محمود ہے مردِ خدا
آؤ مل کر گیت گائیں اس خدا کی حمد کے — جس کے ہی لطف و کرم سے اس نے پائی ہے شفا
اپنے جسم و روح و جان و دل کو کر دیں سجدہ ریز — سجدۂ شکرانِ نعمت مومنوں پر ہی بجا
اے خدا اے محسن و ربّ و رحیم و مہرباں — دے اسے تو عمر و دولت دور کر دے ہر بلا

رکھ اسے تو عافیت میں ساری قومیں جب تلک
پا نہ لیں دستِ مسیحائی سے اس کے وہ شفا

(فضل الٰہی انوری بی۔ ایس۔ سی شاہد دار البرکات ربوہ)

درخواستِ دعا: میرا چھوٹا بھائی بہت عرصہ سے دمہ ہوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب کی دعاؤں سے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر بیماری کا کافی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رانا محمد الدین گول بازار

تحریک جدید کا بقایا ادا کرنے کیلئے زمین رہن رکھ دی

تحریک جدید کے انیس سالہ بقایا داران کے لئے ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک مہلت کا اعلان کیا گیا تھا کہ احباب اپنے بقائے صاف کر کے اپنے نام درج فہرست کروالیں۔ اور دفتر سے اس کی تصدیق حاصل کر لیں۔ بقایا داران کا ایک حصہ اسی جدوجہد میں ہے کہ وہ اس مدت کے اندر اپنا حساب بے باق کر لیں۔ بعض بقایا داران کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رؤیا میں دکھائے گئے تو حضور نے انکو فرمایا کہ۔ تحریک جدید میں شامل رہیں چنانچہ ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست جن پر کئی سال کا بقایا تھا ان کو کئی خطوط کے ذریعہ اطلاع دی گئی تھی۔ انہوں نے آخر کار اپنی زمین رہن رکھ کر روپیہ حاصل کیا اور خود دفتر میں اپنا بقایا ۲۱۰/- روپے داخل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ تو انہوں نے ذیل کے اپنے دو رویا بیان کئے۔

(۱) حضور کے سفر یورپ کے دوران میں میں نے دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں "مجھے انیس روپیہ دیدو۔ میں نے عرض کیا حضور انیس کیا میں انیس سو حاضر کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ مجھے انیس روپیہ دیدو۔"

(۲) میں نے دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں "اگر آپ تحریک جدید کے ممبر رہتے تو آپ کو فائدہ ہوتا" میں نے عرض کیا حضور مجھ کو کس نے تحریک جدید کی ممبری سے خارج کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے کیا پتہ ہے"

چنانچہ انہوں نے نہ صرف انیس سال تک کا اپنا بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرایا بلکہ اکیس سال تک شمولیت اختیار کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کو یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کی خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"

تحریک جدید میں شامل ہونا ہر احمدی کا فرض ہے اور وہ جو ۱۹۳۴ء سے متواتر چندہ دیتے رہے ہیں اب ان کی انیس سالہ فہرست اشاعت کے لئے بن رہی ہے۔ اگر کسی کا کسی سال کا بقایا ہو جس کی آخر کو دفتر اطلاع بھی دے چکا ہے تو وہ اب بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کرالیں۔ اور پھر بقایا ادا کر کے دفتر سے نام درج فہرست ہونے کی تصدیق بھی حاصل کر لیں۔ مگر بقایا دار احباب دس اکتوبر تک اپنے بقائے مرکز میں داخل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ غالباً اس کے بعد مزید مہلت نہ مل سکے گی۔

وکیل المال تحریک جدید

کیا آپ کو رپورٹ فارم مل گئے ہیں؟

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مجلس مرکزیہ کی طرف سے پندرہ روزہ وقفہ کی رپورٹ کے فارم بھجوائے گئے ہیں جو بعد تکمیل ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز کو واپس کرنے ضروری ہیں۔ اگر کسی مجلس کو تاحال مذکورہ فارم نہ ملے ہوں تو وہ فوراً دفتر مجلس مرکزیہ سے منگوا لے۔ مبادا ایسی مجلس کی مساعی سالانہ اجتماع میں صفر کے طور پر پیش ہو جائے۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضور کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ اسماعیلہ نے مؤرخہ ۲۸/۹/۵۵ بروز اتوار ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی

محمد رفیق کھوکھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موضع اسماعیلہ۔ ضلع مردان (سرحد)

درخواست دعاء

۲۰ ستمبر کو خاکسار کا بچہ حفیظ احمد عمر [illegible] دو دن بخار سے بیمار ہو کر فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے قلب حزیں کو تسکین اور صبر دے آمین۔ دوسرا لڑکا بوجہ بخار بیمار ہے اس کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(ملک) ممتاز علی دار الصدر ربوہ

انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع پاکستان میں

زعماء صاحبان انصار اللہ کو ضروری اطلاع

پیشتر ازیں بیرونی مجالس انصار اللہ سے مشورہ طلب کیا گیا تھا کہ انصار کا سالانہ اجتماع کب ہو؟ چنانچہ بیرونی آراء جو اس بارہ میں موصول ہوئی تھیں۔ مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ فی الحال پاکستان میں پہلا انصار اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقعہ پر ہی بتاریخ ۲۸-۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماع کے متعلق۔ انصار کے اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندوں میں معاملہ پیش کر کے مستقل فیصلہ کیا جائے لہٰذا انصار کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو خدام کے اجتماع پر ہی کیا جاتا ہے۔

زعماء صاحبان انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی مجلس انصار اللہ کی طرف سے ایک ایک نمائندہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔ ایسے نمائندگان کو ۲۷ اکتوبر ۵۵ء کی شام تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماع کا پروگرام ۲۸ اکتوبر ۵۵ء کو جمعہ کے روز صبح سے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

انصار کے اجتماع کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع ہوگا۔ زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنی مجلس کا نمائندہ تجویز کر کے ان کے اسماء گرامی سے دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔

[illegible] ایسی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ضروری نہیں کہ ایک ہی نمائندہ مرکز بھجوایا جائے جن شہروں کی بڑی جماعتوں میں بہت سے ارکین انصار ہوں یا اس شہری جماعت کے متعدد [illegible] جہاں پر حلقہ وار مجالس انصار اللہ قائم ہیں وہاں سے ایک سے زائد یا حلقہ وار مجلس کی طرف سے ایک نمائندہ بھیجا جا سکتا ہے۔

نوٹ:- موسم کے لحاظ سے مناسب حال بستر ہر ایک نمائندہ کو ساتھ لانا ہوگا۔ یہاں پر صرف رہائش اور کھانے کا ہی انتظام ہوگا۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

دس ۱۰ اکتوبر ۵۵ء کی شام تک بقایا ضرور ادا کریں!

تحریک جدید کا ہر وہ مجاہد جو انیس ۱۹ سالہ جہاد میں حصہ لے رہا ہے مگر اس کا کچھ بقایا رہ گیا ہے وہ ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا لے۔ ورنہ بوجہ بقایا اس کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر زیر طباعت ہے۔ یہ رسالہ ستمبر اور اکتوبر کا ہوگا۔ اس کا حجم دوگنا ہے۔ بعض خریدار اصحاب کی طرف سے ستمبر کے رسالہ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ رسالہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے اور اکتوبر کے پہلے عشرہ میں شائع ہو جائے گا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

بی۔ٹی میں ٹریننگ کے لئے وظائف

امسال دو گریجوایٹ خواتین اور دو گریجوایٹ مردوں کو بی۔ٹی کلاس میں دوران ٹریننگ پچیس پچیس روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ سلسلہ کے تعلیمی اداروں میں کم از کم پانچ سال ملازمت کا وعدہ کریں۔ سپیشل سبجیکٹ۔ ریاضی یا سائنس یا جنرل نالج ہو۔ تنخواہ و الاؤنس قریباً گورنمنٹ کے برابر۔ پنشن کا حق یا پراویڈنٹ فنڈ حسب قواعد۔ درخواست معرفت امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مسٹر غلام محمد کی سبکدوشی پر مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ

کراچی ۲۵ ستمبر۔ مشہور انگریزی روزنامہ مانچسٹر گارڈین نے ۲۱ ستمبر ۱۹۵۵ء کو "غلام محمد" کے عنوان سے ایک اداریہ لکھا ہے۔ جس میں اخبار نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر غلام محمد جو گورنر جنرل پاکستان کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے ہیں مدتوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اپنے چار سالہ عہد میں انہوں نے اتنی کامیابیاں حاصل کیں کہ یہ سوچنا دشوار ہے کہ اگر وہ تندرست رہتے تو اور کیا کچھ کر دکھاتے۔

مجلس دستور ساز کی برطرفی اور سابق وزیر اعظم کو منتقیٰ کرنے کے لئے ان کی کارروائی خواہ وہ سخت رہی لیکن جرأت مندانہ اور درست ضرور تھی۔ اپنی علالت کے دوران میں بھی انہوں نے پاکستان کے دوسرے لیڈروں کے مقابلہ میں زیادہ عزم قابلیت اور دانشمندی سے کام لیا۔ تاریخ میں وہ پہلے شخص نہیں ہیں جن کی کارروائیاں ظاہر میں سخت نظر آتی ہوں لیکن جن کی سیاسی بصیرت بہت اعلیٰ رہی ہو۔ پھر بھی مسٹر غلام محمد کی سیاسی بصیرت اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنی جوانی سرکاری ملازمت میں گذاری۔ اور بڑھاپے میں سیاست کا پیشہ اختیار کیا۔

پاکستان ان عظیم شخصیتوں کا مرہون منت ہے۔ مسٹر جناح کے بغیر وہ قائم ہی نہ ہوتا۔ لیاقت علی خاں کے بغیر غالباً وہ ختم ہو جاتا۔ اور غلام محمد نے اسے نئی زندگی عطا کی۔ انہوں نے آمریت قائم کئے بغیر یا عدالتوں کو نظر انداز کئے بغیر نام نہاد جمہوری سیاست دانوں کو نظم و ضبط سکھا دیا۔

پاکستان کی مختصر تاریخ میں مسٹر غلام محمد کو معزز مقام حاصل ہے۔

مسٹر نہرو اشتعال انگیز مظاہرے روکیں

سڈنی کے ممتاز اخبار کا اظہار خیال

سڈنی کے اخبار "بُرڈ کٹ" کی ۱۴ ستمبر ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں مسٹر اروِن ڈگلس نے لکھا ہے۔

"اگر مسٹر نہرو کا یہ خیال ہے کہ پر امن طریقہ سے مل جل کر رہنے کے متعلق ان کی پالیسی کا اطلاق برصغیر ہندوستان پر نہیں ہوتا اور کسی نہ کسی طریقہ سے گوا اور دیگر پرتگالی علاقوں کو ہندوستان میں شامل کرنا ہی ہے تو بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی عدم تشدد کی اس پالیسی پر قائم رہیں جس کا وہ دعوے کرتے ہیں اور اشتعال انگیز مظاہرے نہ ہونے دیں"۔

غیر جانبداری کے متعلق مسٹر نہرو کے دعویٰ پر اعتراض کرتے ہوئے مسٹر ڈگلس نے لکھا ہے۔ "پر امن طریقہ سے مل جل کر رہنے اور غیر جانبداری کا دعویٰ کرنے والے مسٹر نہرو نے ان مظاہرین کی علی الاعلان حوصلہ افزائی کی ہے جنہوں نے ہنگامے کرنے کے لئے پرتگالی سرحد پار کی اور جواب میں منہ کی کھائی"۔

چند برس قبل جس زمانہ میں ہندوستان حیدر آباد پر حملہ کرنے کے لئے اس کی ناکہ بندی کئے ہوئے تھا اس زمانہ میں میں اس ریاست میں ہی موجود تھا۔ ہندوستان کی یہ کارروائی بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ پر امن طریقہ سے مل جل کر رہنے کے بارے میں مسٹر نہرو کا کیا رویہ ہے۔

بھارت کے سب سے بڑے سرمایہ دار سیٹھ ڈالمیا گرفتار کر لئے گئے

دو کروڑ روپیہ خورد برد کرنے کا الزام

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ بھارتی دار الحکومت کی پولیس نے کل رات ملک کے سب سے بڑے سرمایہ دار اور صنعت کار سیٹھ رام کرشن ڈالمیا کو بھارت انشورنس کمپنی کی دو کروڑ روپے کی رقم غبن کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے

سیٹھ ڈالمیا کو جن کی عمر ۶۲ سال ہے۔ ایک مقامی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان کے رشتہ داروں کی طرف سے ضمانت کی درخواست پیش کی گئی۔ لیکن عدالت نے اسے نا منظور کر دیا۔ سیٹھ ڈالمیا کو ڈسٹرکٹ جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔

منٹگمری۔ لائلپور۔ سرگودھا اور ملتان میں گندم کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا

لاہور ۲۶ ستمبر۔ جب سے حکومت پنجاب نے صوبہ میں گندم کی نقل و حمل پر سے پابندی ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی اہم منڈیوں میں گندم کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا ہے اضافہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کمی کے علاقوں کے تاجروں نے ان منڈیوں سے خریداری شروع کر دی ہے۔ اور لائلپور۔ ملتان منٹگمری اور سرگودھا سے روزانہ ہزاروں من گندم کمی کے علاقوں میں بھیجی جا رہی ہے

نقل و حمل پر پابندیاں ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی منٹگمری ملتان۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ اوکاڑہ جھنگ۔ عارف والا۔ بوریوالہ۔ پیر محل۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور دیگر منڈیوں میں گندم کے نرخوں میں گیارہ آنے فی من اضافہ ہو گیا تھا۔

معاہدہ بغداد میں شمولیت کا خیر مقدم

لندن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ کے مشہور اخبار ٹائمز نے کل اپنے اداریتی کالموں میں پاکستان کی معاہدہ بغداد میں شرکت کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے آزاد دنیا کے دفاعی عمل میں ایک خوشگوار اقدام قرار دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ایک طرف ترکیہ و پاکستان اور دوسری جانب برطانیہ و عراق نے باہمی امداد کے معاہدے کئے تھے گذشتہ سال میں ترکیہ میں بھی برطانیہ اور عراق کے معاہدے میں شامل ہو گیا تھا۔ اب پاکستان نے اس سلسلہ کی آخری کڑی بھی ملا دی ہے اور ایک اتحاد اربعہ معرض وجود میں آ گیا ہے۔

انڈونیشیا میں انتخابات کی تیاریاں

جاکرتا ۲۶ ستمبر۔ انڈونیشیا کے عام انتخابات میں صرف تین روز باقی ہیں۔ اور مختلف پارٹیوں کی انتخابی سرگرمیاں انتہا کو پہنچ گئی ہیں ان انتخابات میں انڈونیشیا کے تین ہزار چھوٹے بڑے جزیروں کی آٹھ کروڑ آبادی پہلی مرتبہ ایک نئی پارلیمنٹ منتخب کرے گی۔ جس پر انڈونیشیا میں جمہوریت کی آئندہ ہیئت اور بین الاقوامی معاملات میں اس کے کردار کا انحصار ہو گا۔

روس اور لیبیا کے سفارتی تعلقات

ترپولی ۲۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ لیبیا اور روس نے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب سے لیبیا کو آزادی ملی ہے۔ روس [illegible] پہلا ملک ہے جس کے ساتھ لیبیا نے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قبرص کے نئے گورنر

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ ملکہ الزبتھ نے چیف آف امپریل جنرل سٹاف فیلڈ مارشل سر جان ہارڈنگ کو قبرص کا نیا گورنر اور کمانڈر ان چیف مقرر کیا ہے موجودہ سویلین گورنر سر رابرٹ آرمیٹج کو اور کوئی آسامی دی جائے گی۔ جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

آئزن ہاور کو عارضہ قلب کا دورہ

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور کو عارضہ قلب کا ایک معمولی دورہ پڑا۔ آپ کو فوراً ایک فوجی ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں آپ کی حالت تسلی بخش ہے۔ خیال ہے کہ آپ جلد صحتیاب ہو جائیں گے۔ صدر آئزن ہاور نے ایک ہفتہ کے لئے اپنی تمام تقاریب منسوخ کر دی ہیں۔

"الفضل کا خیر مقدم نمبر"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ربوہ میں تشریف آوری کی مبارک تقریب پر الفضل کا خیر مقدم نمبر قارئین کرام و ایجنٹ حضرات کی خدمت میں کل مورخہ ۲۷/۹/۵۵ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد ۲۸/۹/۵۵ کو رخصت ہو گی اور ۲۹/۹/۵۵ کو پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ احباب مطلع رہیں۔ نیز جو دوست الفضل کا خیر مقدم نمبر اس کے بعد منگوانا چاہیں وہ اس کی قیمت فی پرچہ ۵/ کے حساب سے بھجوائیں۔ کیونکہ تاریخ اشاعت کے بعد ڈاکخانہ کا پوسٹیج ایک پیسہ کی بجائے ایک آنہ ہو گا۔

مینیجر الفضل ربوہ

حضور ایدہ اللہ کا ربوہ میں ورود مسعود

(بقیہ صفحہ ۲)

اس گیٹ میں سے گذرنے کے بعد حضور کی کار محلہ دارالرحمت شرقی کی درمیانی سڑک پر پہنچی۔ وہاں کار دائیں جانب شرقی ریلوے کراسنگ پر آئی اور پھر گول بازار میں سے ہوتی ہوئی دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی درمیانی سڑک طے کرنے کے بعد دائیں جانب مڑتے ہوئے احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے کے راستے قصرِ خلافت کے قریب آکر رکی۔ یہ تمام راستہ خوشنما آرائشی محرابوں رنگدار جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجا ہوا تھا۔ نیز مکانوں کی چھتوں پر منڈیروں کے ساتھ ساتھ دور دور تک مٹی کے ننھے ننھے چراغوں نے اپنی بے قرار روشنی کے ساتھ ایک عجیب پُر کیف سماں باندھ رکھا تھا بالخصوص گول بازار کی سج دھج اور روشنی قابلِ دید تھی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفاتر بجلی کے رنگدار قمقموں اور خوش آمدید کے روشن حروف سے جگمگ جگمگ کر رہے تھے اور راستے میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری و خلافت لائبریری اور محلہ جات نے اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ خوش آمدید کی نہایت خوشنما محرابیں بنائی ہوئی تھیں۔ جن پر مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اشعار کپڑوں پر نہایت دلکش انداز میں لکھے ہوئے تھے کہیں

> اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد
> دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

کا طغریٰ آویزاں تھا کہیں اھلاً و سھلاً و مرحبا کے الفاظ لکھ کر دلی جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہیں "آمدنت باعث آبادی ما" کا مصرعہ اپنی طرف متوجہ کرتا تھا کہیں "نور آتا ہے نور" کا الہام اپنی روشنی سے نگاہوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ دار الصدر شرقی میں عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار اور سردار رحمت اللہ صاحب نے بھی اپنے طور پر خوشنما اور رنگین دروازے لگا کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور بالخصوص ڈاکٹر فرزند علی صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ نے احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے پر خاص اپنی طرف سے بڑے اہتمام سے سبز رنگ کا دروازہ نصب کر کے اس طور پر استقبال میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔

راستے میں استقبال کی ولولہ انگیز کیفیت

ریلوے اسٹیشن سے لے کر احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے تک مسلسل اہل ربوہ اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے اور دل کی گہرائیوں سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے کھڑے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی کار دوسری کاروں کے ہمراہ اسٹیشن سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی جب اس راستے سے گذرنی شروع ہوئی۔ تو احباب پر خوشی و مسرت کا جو عالم طاری ہوا اور جس جوش و خروش کے ساتھ نعرے لگا لگا کر انہوں نے حضور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ قدم قدم پر فضا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا، اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ اور نعرے لگانے کے ساتھ ساتھ ہر شخص کی نگاہیں اس اشتیاق کے ساتھ استقبال کے لئے آگے بڑھتی تھیں کہ سب سے پہلے وہی شرفِ زیارت سے مشرف ہوں۔ اس وقت کی کیفیت نہایت ہی عجیب اور ولولہ انگیز تھی۔ جب حضور کی کار احاطہ مسجد مبارک کے صدر دروازے پر پہنچی تو احباب نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے نعرے لگانے بند کر دیئے اور دارالاطفال کی ایک اور پارٹی نے جو محمد اسحاق صاحب خلیل ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ مغربی افریقہ کی زیر نگرانی وہاں متعین تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ آمین کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اس حال میں کہ وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے حضور ایدہ اللہ کی کار احاطہ میں داخل ہو کر مسجد مبارک کے عقب میں قصرِ خلافت کے مشرقی دروازے کے سامنے آکر رک گئی

مسجد مبارک میں رقت انگیز دعا

موٹر کار سے اترنے کے بعد حضور ایدہ اللہ پہلے محراب کے دروازے سے مسجد مبارک میں جس کے در و دیوار بجلی کے قمقموں سے بقعہ نور بنے ہوئے تھے تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس بھی حضور کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے۔ باقی احباب باہر ہی کھڑے رہے۔ حضور نے اس حال میں کہ یہ چاروں اصحاب حضور کے پیچھے کھڑے تھے۔ محراب میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نہایت رقت انگیز دعا کرائی۔ جس میں وہ سب احباب بھی جو باہر کھڑے ہوئے تھے شریک ہوئے

دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر ساڑھے سات بجے شب قصر خلافت میں تشریف لے گئے۔ اور احباب اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے ہوئے گھروں کو واپس لوٹے۔ واپس جاتے ہوئے بعض احباب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھ پڑھ کر بے خود ہو رہے تھے۔

> ہو گئی دور غمِ ہجر کی کلفت ساری
> للہ الحمد کہ اللہ کا احساں ہے رہا
> پھر رہے بادہ گسار و وہی ساقی آیا
> مے وہی جام وہی مجلسِ رنداں ہے وہی

"نور آتا ہے نور" کی عملی تفسیر

دیر گئے رات تک ربوہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں رونق رہی۔ چراغاں کے باعث ربوہ کی وہ وادی جو آج سے چند سال قبل تک بالکل بے آب و گیاہ تھی۔ چراغاں کی وجہ سے جگمگ جگمگ کر رہی تھی۔ چاندنی چھٹکی ہوئی رات میں چراغاں کے باعث یوں معلوم ہو رہا تھا کہ آسمان و زمین سے نور کی متصل بارش ہو رہی ہے۔ اس میں بھی اہل ربوہ کے لئے ایک عظیم الشان نشان تھا اور وہ یہ کہ وہ مسیحی نفس جس کے دم سے مغرب میں اسلام کا سورج طلوع ہوا ہے "نور آتا ہے نور" کے الہام کے بموجب مغربی ملکوں کو منور کرنے اور وہاں کے اسیروں کی رستگاری کا سامان مہیا کرنے کے بعد ان کے دلوں کو پھر جلا بخشنے کے لئے ان کے درمیان واپس آیا ہے۔ اس کے آنے پر چراغاں کے منظر میں وہ "نور آتا ہے نور" کی عملی تفسیر کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ اس جہت سے ان کے لئے یہ منظر نہایت پُرکیف تھا۔

یوں تو تمام محلوں کی گلیوں اور سڑکوں پر بجلی کی روشنی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اور اہل ربوہ نے اپنے گھروں کی چھتوں پر بھی دیئے جلا کر چراغاں کی تھی۔ لیکن مسجد مبارک ملحقہ عمارتوں دفاتر صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تعلیم الاسلام کالج فضل عمر ہوسٹل جامعہ نصرت، تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نصرت گرلز ہائی سکول۔ دار الضیافت اور دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی روشنی کی بات ہی اور تھی۔ رات گئے جب ہمارے رپورٹر نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی چھت پر چڑھ کر ربوہ کی تمام بستی کا نظارہ کیا تو اگرچہ دیوں کی روشنی مدھم پڑ چکی تھی۔ اور اہل ربوہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں اور مسجدوں میں نوافل پڑھنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔ پھر بھی گھروں کی بلندیوں پر لگے ہوئے بجلی کے بڑے بڑے بلب راستوں کی روشنی اور بعض بڑی بڑی عمارتوں پر بجلی کے قمقموں کی ضیا پاشی آنکھوں کے سامنے ایک بڑے اور ترقی یافتہ شہر کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اور بالخصوص ربوہ کی جنوب مشرقی پہاڑی پر تیز روشنی کا جو اہتمام کیا گیا تھا۔ وہ ایک روشن قندیل کی مانند جھلملا رہی تھی۔ اور ایک ایسی کیفیت پیدا کر رہی تھی کہ گویا آسمان کا کوئی روشن ستارہ نیچے ہو کر زمین کے قریب آگیا ہے۔ اور اس پاک بستی میں رہنے والوں کو ایک نئی صبح صادق کا مژدہ سنا رہا ہے۔

ہمارے لئے حضور کی تشریف آوری کے بعد روحانی لحاظ سے جو نئی صبح صادق رونما ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے فیوض سے بہرہ یاب ہونے کا اہل بنائے۔ اور ہم اُن لوگوں میں سے نہ ہوں کہ جو نیند کے مزے لینے کی خاطر خوابِ غفلت میں پڑے سوئے رہتے ہیں۔ اور صبح صادق سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔

اے خدا تو ہی ہمارا حامی و ناصر ہو اور تو ہی ہمیں صبح صادق سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق بخش۔ آمین ثم آمین

(مسعود احمد)